روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۱/۶ | جمعرات ۱۳۔ رجب ۱۴۱۱ھ، ۳۱۔ صلح ۱۳۷۰ ہش، ۳۱۔ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم اسلام کیلئے دعاؤں کی تحریک

خلیج کی جنگ کے نتیجے میں آج مسلمانوں کے لئے نہایت تشویشناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ خلیج کی جنگ کے حوالے سے عالم اسلام کے لئے دعاؤں کی بار بار تحریک فرما چکے ہیں۔

احباب حضور کے ارشاد کے مطابق دعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس میں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو اور دل سے سنو اور دل میں جگہ دو کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شبہ کرتے ہیں۔ سچ مانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا (کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں شک کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ، انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔ اور اس کو استغفار کرنا چاہیئے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں۔ بڑی ہی نابینائی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۳۴)

بعض اوقات ترقی کیلئے بھی تنقید کی جاتی ہے

اقتباس از ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

اچھا کام تعریف کے قابل ہوتا ہے۔ اور برا کام مذمت کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی استاد اپنے شاگردوں کا دل بڑھانے کے لئے ان کے تھوڑے اور نامکمل کام کو بھی قابل تعریف ظاہر کرتا ہے۔ اور کبھی وہ ان کے اندر نیا عزم پیدا کرنے کے لئے ان کے اچھے کاموں کو بھی قابل اعتراض اور قابل تنقید قرار دے دیتا ہے جس کی وجہ سے شاگرد اپنے کاموں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

عرفی یا انوری ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد ہے وہ ذکر کرتا ہے کہ میں شعر کہا کرتا تھا۔ اور اصلاح کے لئے استاد کے پاس لے جایا کرتا تھا۔ مگر وہ بڑی سختی کے ساتھ ان پر تنقید کیا کرتا تھا۔ اتنی سخت تنقید کہ وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنے متعلق احساس پیدا ہو گیا تھا کہ میں بڑا اچھا ادیب بن گیا ہوں۔ لیکن میں نے متواتر دیکھا کہ میرا استاد برابر جرح کرتا چلا جاتا تھا۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ جرح نامناسب ہے اور تعصب پر مبنی ہے ایک دفعہ شرارت کر کے پرانی کاپیوں سے کچھ کاغذ اکھیڑے اور ان کی جلد بنائی اور خط بدل کر کسی سے چند نظمیں ان پر نقل کروالیں۔ اور اپنے استاد کے پاس لے گیا۔ میں نے کہا مجھے اپنے والد صاحب کی لائبریری میں سے پرانے شاعروں کے کلام کے یہ اجزا ملے ہیں۔ انہوں نے وہ نظمیں پڑھنی شروع ہی کی تھیں کہ بے تحاشا تعریف کرنی شروع کر دی کہ یہ بڑا اعلیٰ درجے کا کلام ہے۔ اس نے بہت ہی عمدہ کہا ہے وہ کہتا ہے کہ جب میں نے یہ تعریفیں سنیں تو کہا استاد جی بس رہنے دیجئے۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ آپ بلاوجہ مجھ پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ یہ میرے ہی شعر تھے جو میں پرانے کاغذوں پر لکھ کر لے آیا ہوں اور میں نے یونہی آزمانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ پرانی نظمیں ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ جب میں نے یہ بات کہی تو میرے استاد کا چہرہ افسردہ ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ میں اپنے پیچھے ایک ایسا شاگرد چھوڑ جاؤں گا جس کا فارسی زبان میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ مگر آج جو تم نے یہ جرأت کی ہے تو اس کی وجہ سے اب تمہاری تمام ترقی ختم ہو گئی ہے۔ میں دشمنی کی وجہ سے تم پر تنقید نہیں کیا کرتا تھا۔ بلکہ اس لئے تنقید کرتا تھا کہ تم زیادہ سے زیادہ کوشش کرو اور تمہارے مخفی جوہر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوں۔ اگر میں کہہ دیتا کہ تم اچھے شاعر بن گئے ہو۔ تو تم مزید محنت نہ کرتے۔ یہ جرح ہی کا نتیجہ ہے کہ تم نے خوب زور لگایا اور محنت سے کام لیا اور اب صاحب کمال بن گئے ہو۔ لیکن اب تمہاری ترقی ختم ہو گئی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ واقعہ یہی ہے کہ میں نے پھر اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ پس تنقید کئی وجوہ سے ہوتی ہے۔ کبھی کام کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے کہ کم حوصلہ انسان سست نہ ہو جائے اور ہمت نہ ہار بیٹھے اور کبھی سخت تنقید کی جاتی ہے تا باحوصلہ آدمی زیادہ سے زیادہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر اپنے مخفی جوہر کو باہر نکالنے کی کوشش کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ : پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱۔ صلح ۱۳۷۰ ہش ۳۱۔ جنوری ۱۹۹۱ء

خلیجی جنگ کے اثرات

علاقائی سرحدیں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔ یوں تو لگتا ہے کہ دنیا کے مختلف خطے اور ملک جیسے اب ہیں ہمیشہ سے ویسے ہی تھے۔ لیکن اٹلس پر نظر ڈالیے تو آپ محسوس کریں گے کہ یہ ملک گذشتہ زمانوں کی سرحدوں کیمطابق پہچانے بھی نہیں جاتے۔ ایک نقشہ ہے ۱۳۲۰ء کے یورپ کا۔ ایک اور نقشہ ہے ۱۵۶۰ء کے یورپ کا اور ایک نقشہ ہے آج کے یورپ کا۔ یہی حال ایشیا کا ہے۔ آج ایشیا کی تقسیم کچھ اور ہے اور گذشتہ زمانوں میں ایشیا کی تقسیم کچھ اور تھی۔ یہ تبدیلیاں کس کس طرح رونما ہوتی رہیں یہ ایک خونچکاں تاریخ ہے۔

خدا نخواستہ یہی خونچکانی آج بھی دہرائی جا رہی ہے۔ فلسطین اسرائیل بن گیا۔ غازہ پٹی اور مغربی کنارہ اسرائیل کا مقبوضہ علاقہ بن گیا۔ کویت عراق کا حصہ بنا لیا گیا۔ اور اب عراق پر جو اتحادی فوجوں کے حملے ہو رہے ہیں ان کا نتیجہ کیا ہوگا۔ خدا نہ کرے۔ خدا نہ کرے کہ عراق کو تقسیم کر دیا جائے اور اسکی سرحدیں بدل جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ جنگ کئی لحاظ سے خطرناک اور ناپسندیدہ ہے۔ بہت کچھ تباہ ہو رہا ہے۔ بہت کچھ غیر منطقی طور پر بدل سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اس علاقے کی ثقافت کو بھی خطرہ ہے۔ یہ علاقہ جو بنیادی طور پر اسلامی ہے۔ اور جہاں بھی حتی الامکان اسلامی اقدار ـــ جو کچھ بھی ان سے سمجھا جائے ـــ کو قائم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہاں خدا نہ کرے غیر اسلامی اقدار رواج پانے کا خطرہ۔ جب لاکھوں لاکھ غیر اسلامی لوگ (فوجی) آ جائیں تو علاقہ پر اثر پڑنے کے احتمال کو کس طرح رد کیا جا سکتا ہے۔

اور جوں جوں یہ جنگ طوالت اختیار کرتی جائے گی خطرات نہ صرف نمودار ہوتے چلے جائیں گے بلکہ ان کے نتائج جڑ پکڑتے جائیں گے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اس علاقے کا حلیہ ہی بدل دیں گے اور یہ حلیہ غیروں کیلئے تو پسندیدہ ہوگا لیکن اپنوں کیلئے روح فرسا۔ اس جنگ کو جلد از جلد رکنا چاہیئے۔ اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ غیر ملکی فوجوں کو یہاں سے فوراً نکل جانا چاہیئے۔ ہم نکال تو نہیں سکتے لیکن خواہش تو کر سکتے ہیں اور خواہش سے ایک قدم آگے بھی بڑھا سکتے ہیں یعنی ربّ العزّت سے دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ کے خاتمے کے سامان پیدا فرمائے اور اس علاقہ کو جوں کا توں محفوظ رکھے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بات کی بار بار تلقین فرما رہے ہیں کہ اس علاقے کے امن اور حفاظت کیلئے دعائیں کریں اے خدا تو ہماری دعاؤں کو سن۔

تم بنے پھرتے ہو چالاکوں کے پیر
اور چالاکی سے اس خطے کو اب اپناؤ گے
ہم بھی ہیں محوِ دعا شام و سحر
بُش کے لوگو تم بہت پچھتاؤ گے

ابوالاقبال

کچھ دیر کو تو روشن یہ بزمِ طرب ہوگی
دل میں نے جلایا ہے آمد تری کب ہوگی

کچھ نذر گذاریں گے کچھ تجھ سے بھی مانگیں گے
کچھ جذبۂ دل ہوگا۔ کچھ دل کی طلب ہوگی

کچھ دل میں گھٹن سی ہے کچھ اشک ہیں آنکھوں میں
کب برسے گا یہ بادل برسات یہ کب ہوگی

آنا ہے تو اب آجا آنکھوں میں ابھی دم ہے
پھر آنے سے کیا ہوگا جب جان بہ لب ہوگی؟

ہر بات بھلا کب تک ہم خط میں تجھے لکھیں
تو آئے تو کہنی ہے ہر بات ہی تب ہوگی

پھر روز بیاں ہونگے گزرے ہوئے سب قصے
کچھ بھی نہ چھپائیں گے۔ سُننی تجھے سب ہوگی

کچھ روز سے گلشن کا انداز نرالا ہے
کہنے کو تو شبنم ہے۔ روتی رہی شب ہوگی

جب شب کے اندھیروں میں مہتاب طلوع ہوگا
تب غم کی گھٹا ہم کو خوشیوں کا سبب ہوگی

کچھ کم تو نہیں پھر بھی جس روز تو آئے گا
اس روز دِوانوں کی کچھ اور ہی چھب ہوگی

کشکول میں سکوں کی بھر مار ہے سب کھوٹے
ہم آج تو اندھے ہیں پھر جب کی تو جب ہوگی

کافر کہو عظمت کو پر اتنا بتا دوں میں
اللہ کو پکارے گی جب جان سلب ہوگی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

اب میں اس سوال کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں کیا نجات مل جانے پر عمل چھوٹ جاتے ہیں۔ مثلاً جسطرح جب بیمار اچھا ہو جاتا ہے تو علاج چھوٹ جاتا ہے کیا اسی طرح جو نجات حاصل کر لیتا ہے اسکو اعمال کی ضرورت نہیں رہتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سوال سے بہت بڑا نقصان لوگوں کو پہنچا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اگر نجات مل جائے تو اسی دنیا میں عمل چھوٹ جائیں گے۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ رشی چونکہ نجات یافتہ ہوتے ہیں اس لئے وہ خواہ کچھ کریں ان پر کوئی دوش نہیں ہوتا۔ اور ہر بات ان کے لئے جائز ہو جاتی ہے۔ (.....) بعض مسلمان کہتے ہیں کہ ایک شریعت ہے اور ایک طریقت۔ شریعت کے چکر میں جو پڑا ہوا اسکے لئے ضروری ہے کہ عمل کرے۔ مگر جب طریقت حاصل ہو جائے تو پھر عمل کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس سوال کا پہلے تو (دینی) جواب دیتا ہوں۔ پھر عقلی جواب دوں گا۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب (دینی) نقطہ نگاہ سے مانا گیا ہے کہ اس دنیا میں ہی نجات مل جاتی ہے تو پھر اعمال کی کیا ضرورت رہتی ہے۔ چنانچہ اباحیتوں نے اس امر کو مدنظر رکھ کر شریعت اور طریقت کی اصطلاحات نکالی ہیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے سب کچھ معاف کر دیا۔ پھر آپ تہجد کی نماز میں اسقدر کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گذار نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ عمل خدا تعالیٰ کو ملنے کے لئے ہی نہیں کئے جاتے بلکہ شکریہ کے طور پر بھی کئے جاتے ہیں۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی جو سب نیکوں کا سردار ہے۔ اعمال سے مستغنی نہیں ہوتا تو اور لوگ کس طرح مستغنی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال دراصل تین باتوں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اوّل یہ کہ اپنے لوگ خدا تعالیٰ کی ذات کو نہیں سمجھتے اور اسے کوئی محدود چیز سمجھ لیتے ہیں۔ اور یہ خیال کر لیتے ہیں کہ انسان پر ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے کہ اسے خدا مل جاتا ہے اور اسے کسی اور کام کی ضرورت نہیں رہتی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے ملنے کا یہ مطلب ہے کہ عرفان حاصل ہو اور عرفان کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہو (.....) اے! میرے رب میرے علم کو اور بڑھا اور میرے عرفان کو اور ترقی دے۔ اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ دنیا کے معمولی علم بھی ختم نہیں ہوتے پھر خدا تعالےٰ کی معرفت کسطرح ختم ہو سکتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص آیا اور مجھ سے پوچھنے لگا۔ اگر دریا کے پار ہونا ہو اور انسان کشتی میں سوار ہو اور کشتی کنارے پر پہنچ جائے تو پھر اسمیں بیٹھے رہنا چاہیئے یا اتر جانا چاہیئے۔ میں نے اس کا مطلب سمجھ لیا وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ اعمال بطور کشتی کے ہیں اور کنارہ خدا ہے جب خدا مل گیا تو پھر اعمال کی کیا ضرورت ہے میں نے اسے کہا اگر دریا کا پاٹ ختم ہونے والا ہو تو انسان کنارے پر پہنچ کر اتر جائے لیکن اگر غیر محدود پاٹ کا ہو تو اگر وہ اترے گا تو ڈوبے گا۔ یہ سن کر وہ پھر نہ بولا۔

پس چونکہ ہم اس ہستی کی تلاش میں ہیں کہ جسکا عرفان کبھی ختم نہیں ہوتا پھر اس کے حصول کے لئے جو اعمال کئے جاتے ہیں ان کے چھوڑنے کا کیا مطلب۔ خدا تعالیٰ نے روح کو ابدی اسلئے بنایا ہے کہ تا وہ یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا عرفان کبھی ختم نہ ہوگا۔ روح کو خدا تعالےٰ ابدی زندگی دے کر کہے گا کہ میرا عرفان حاصل کر۔ مگر جب عرفان کبھی ختم نہ ہوگا تو روح کو پتہ لگے گا کہ ذات باری غیر محدود ہے ورنہ جو موجودہ علم انسان کو اللہ تعالےٰ کی نسبت ہے اس سے ان طاقتوں کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ جو اللہ تعالےٰ میں پائی جاتی ہیں۔

نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ اور بندے کے لیئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے۔ تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھالے تو یقیناً مر جاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا۔ اور انسان کو ابد الآباد تک کی دوزخ میں ڈال دیگا پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ سنکھیا مارتا نہیں بلکہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو بہت سی اکٹھی موتیں انسانیت پر وارد کر دے۔ انسان کو موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ سنکھیا کوئی اتنا مضر نہیں جتنا نماز نہ پڑھنا مضر ہے۔ کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت واقع ہوتی ہے۔ لیکن نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اکٹھی کئی موتیں انسان پر لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ..... کہ دوزخ میں انسان نہ مر سکے گا نہ ہی زندہ رہے گا۔ ہر وقت اسکو موت آتی رہے گی لیکن اسکے باوجود وہ مر نہیں سکے گا۔ موت کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ بے حس نہیں ہوگا کہ اسے باقی موتوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ جتنے عیب جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں ہونگی وہ سب موت کی شکل میں اسکے سامنے نمودار ہونگی۔ اور ہر بدی اسکے لیے ایک موت لائے گی۔ ایک نماز نہ پڑھنے کی وجہ ایک موت ہوئی اور پھر دوسری موت دوسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ تیسری موت تیسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے اور بد دیانتی اور بے ایمانی کرنے کی وجہ سے اس پر موتیں وارد ہونگی پس نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابد الآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کئی موتیں وارد کرتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ اور نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔

اسی طرح سچ ایک ایسی چیز ہے جو قومی وقار کو قائم کرتا ہے۔ اور سچ بولنے والی قوم تمام دنیا میں اپنی اس خوبی کیوجہ سے قابل تعظیم سمجھی جاتی ہے۔ اگر انسان سچ بولے تو دوسرا شخص مرعوب ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ساری عمر میں سوائے ایک شخص کے مرعوب نہیں ہوا مجھے ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے ایک خطا کی ہے۔ وہ اکیلے کی خطا تھی۔ کوئی شخص اس پر گواہ نہ تھا۔ جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ چونکہ موقعے کا گواہ کوئی نہیں اسلیئے وہ کہہ دیگا کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے صاف طور پر اقرار کیا کہ ہاں میں نے یہ خطا کی ہے۔ جب اس نے صاف طور پر اقرار کر لیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے منہ پر مہر لگا دی ہے۔ میں نے (سلام) کہہ کر رخصت کر دیا تو گناہ میں بھی سچ ایک قسم کا غلبہ رکھتا ہے۔ اور جھوٹ نیکی میں بھی شکست دلاتا ہے۔ فرض کرو کوئی شخص کسی کے پاس اپنا مال رکھاتا ہے اور پھر خود ہی کسی وقت وہ مال اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اور پوچھنے پر انکار کر دیتا ہے کہ میں نے نہیں لیا۔ تو گو مال اسکا ہی تھا لیکن وہ جھوٹ بولنے کیوجہ سے گناہ گار ہو گیا۔ اور ہر شخص جسے اس بات کا علم ہوگا۔ وہ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا کہ اس نے اپنا مقام ضائع کر لیا۔ لیکن سچ کے یہ معنی بھی نہیں ہوتے کہ دوسرے پر ہر بات ظاہر کر دی جائے۔ اور نہ ہی کوئی شخص دوسرے کو ہر ایک بات ظاہر کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ہاں جن باتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول حکم دیتا ہے انکو بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ گو اسکے لیئے بھی کچھ پابندیاں ہیں۔ مثلاً قاضی کو بھی ہر بات پوچھنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ بلکہ اسکے متعلق تعیین کر دی گئی ہے کہ قاضی کس قسم کا سوال کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کا سوال نہیں کر سکتا۔ ہمارا خدا غفار اور ستار ہے وہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اس لیے ہر بات کا اعلان ضروری نہیں۔ ہاں جو بات تم سے قاضی پوچھے وہ تم بیان کر دو۔ اگر تم کو شریعت کے احکام کا علم ہو جائے تو تمہارے لیئے سچ بولنا کوئی مشکل نہ رہے۔ مثلاً کوئی شخص تم سے پوچھتا ہے کہ تم فلاں جگہ گئے اور تم نہیں بتانا چاہتے تو جھوٹ نہ بولو۔ اس سے کہہ دو کہ میں نہیں بتانا چاہتا۔ اسی طرح شریعت نے بے شک قاضی کو سوال کرنیکا حق دیا ہے۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جن میں قاضی کو بھی سوال کرنیکا حق نہیں ہوتا۔ مثلاً شریعت کہتی ہے کہ بدکاری کے جب تک چار گواہ نہ ہوں۔ اسوقت تک انکی گواہی قبول نہ کی جائے لیکن کسی موقعہ پر کوئی شخص اکیلا گواہ ہے اور معاملہ کسی طرح پر قاضی کے پاس پہنچتا ہے اور قاضی اس کو گواہی کے لیئے بلاتا ہے تو وہ قاضی کو کہہ سکتا ہے کہ میں نے دیکھا یا نہیں دیکھا اسکا سوال نہیں لیکن آپ کو گواہی لینے کا حق نہیں جب تک کہ چار گواہ نہ ہوں۔ غرض اس صورت میں شریعت قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے کہ اس نے کیوں اس سے شہادت طلب کی۔ اور اس شخص نے شریعت کی ہتک نہیں کی۔ بلکہ قاضی نے شریعت کی ہتک کی ہے۔ کہ صرف ایک آدمی سے گواہی مانگی پس شریعت کے مسائل کی ہتک کی ہے۔ پس شریعت کے مسائل کو سمجھو اور سچ کو اپنا شعار بناؤ۔ جب دنیا پر ثابت ہو جائیگا کہ تم سچ بولتے ہو تو تمہارا مظلوم ہونا دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا۔ اور دنیا تمہاری طرف مائل ہو جائے گی۔ اگر تمہارا ایک آدمی ایک طرف ہوگا اور ہزار آدمی ایک طرف ہوگا تو بھی دنیا یہ کہے گی کہ جو بات یہ ایک آدمی کہتا ہے وہ ٹھیک ہے اور جو بات یہ ہزار آدمی کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ شملے میں ایک انگریز افسر تھا اسکے ساتھ میرے کچھ تعلقات ہو گئے اور وہ مجھ سے ملتا رہتا تھا۔ اسطرح اسے ہماری جماعت کے متعلق معلوم ہو گیا

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات — نون۔ سین

امن مشن دی امریکہ

گذشتہ روز ایک تقریب کے موقعے پر صحافیوں کو امریکہ کے سفیر رابرٹ اوکلے سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ سفیر موصوف نے واضح طور پر صحافیوں کو بتایا کہ وہ کسی امن مشن کو تسلیم نہیں کرتے وہ صرف ان شرائط کے اپنے آپ کو پابند سمجھتے ہیں جو اقوام متحدہ نے پیش کی ہیں۔ اور جو ریزولیوشن اقوام متحدہ میں منظور ہو چکے ہیں انہی کے مطابق خلیج کے تنازعے میں ہر قسم کی کاروائی ہونی چاہیئے۔ انہوں نے پاکستانی امن مشن کے متعلق کہا کہ ہمارے اس مشن کیلئے خیر سگالی کے جذبات ہیں۔ لیکن یہ بات بھی اسی کے ساتھ واضح کر دی کہ ہم کسی امن مشن کے نتائج سے اپنے آپکو پابند نہیں کر سکتے۔ ہم وہی کچھ کرینگے جو اقوام متحدہ کے ریزولیوشن میں درج ہے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ عراق پر اتنے زیادہ بم گرائے گئے ہیں آپ کے خیال میں وہاں کتنی جانیں تلف ہوئی ہونگی۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ وہ اسکے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مزید انہوں نے کہا کہ آپ اس تعداد کو سامنے رکھیں جو عراق پیش کر رہا ہے وہ تو خاصی کم تعداد ہے جب مسٹر اوکلے سے یہ پوچھا گیا کہ انکی حکومت سول آبادی میں جانوں کی ہلاکت کے متعلق حقائق کو کیوں دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور کیا انکا خیال ہے کہ واقعی ہزاروں کی تعداد میں بم گرائے جانے سے وہاں خاصی بڑی تعداد میں جانیں تلف ہوئی ہیں۔ تو سفیر موصوف نے صحافیوں سے کہا کہ وہ اپنی حکومت سے پوچھ کر بتا سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتحادی فوجیں صرف خاص اہم مقامات کو ہدف بنا رہی ہیں۔ اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انکے نشانے بالکل ٹھیک ٹھیک بیٹھ رہے ہیں۔ مسٹر رابرٹ اوکلے سے پوچھا گیا کہ وہ عراق کو اور عراقی فوجی طاقت کو تباہ کرنے کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سوال ایک نوجوان صحافی نے پوچھا تھا۔ جواباً سفیر موصوف نے کہا کہ ہم تو ایسا کچھ بھی نہیں کر رہے۔ ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ عراق کویت خالی کر دے اور ہم جو کچھ کر رہے ہیں اسکے لیئے ہمیں اقوام متحدہ کی اجازت حاصل ہے۔ جب ان سے یہ کہا گیا کہ اقوام متحدہ کے ریزولیوشن یہ تو نہیں کہتے کہ قوت کے ساتھ بغداد سے کویت خالی کروایا جائے تو مسٹر اوکلے نے جواباً کہا کہ ہمیں ہر قسم کے وسائل اختیار کر کے کویت کو خالی کروانے کی اجازت دی جا چکی ہے۔

اگر سوال و جواب کا مزید موقعہ ملتا تو یوں لگتا تھا کہ صحافی بھرے بیٹھے ہیں اور وہ مسٹر اوکلے پر سوالوں کی بوچھاڑ کرتے رہنا چاہتے ہیں۔

عراق کیلئے خوراک اور دوائیں

آسٹریا کے حکام نے بتایا ہے کہ عراق نے اقوام متحدہ کی دو ایجنسیوں سے کہا ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کے ناطے ایک مشن کو بغداد بھیجیں کیونکہ وہاں خوراک اور دواؤں کی کمی ہے۔ ان حکام نے مزید کہا کہ عراقی حکومت نے اقوام متحدہ کے یونی سیف کو تار دیا ہے اور عالمی تنظیم صحت (W.H.O) کو بھی۔ یہ پیغامات اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی اس کمیٹی کو دیئے گئے جس نے عراق پر اقتصادی پابندیاں لگائی ہیں۔ اس کے سربراہ ایک آسٹرین ہیں۔ اور جب تک وہ اجازت نہ دیں ایسی درخواستوں پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ آسٹریا کے سفیر پیٹر ہوئن فیلنر HOHEN FELLNER نے اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جاویئر پیریز دی کوئیار سے کہیں گے کہ وہ اس مشن کی تشکیل کریں۔ یہ مشن اقوام متحدہ کی طرف سے جنگ شروع ہونے سے لے کر اب تک پہلا مشن ہوگا۔

جہاں تک سیکورٹی کونسل کے ریزولیوشنز کا تعلق ہے ان میں اس بات کی اجازت موجود ہے کہ عراق کو دوائیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ لیکن خوراک بھیجنے کی ممانعت ہے۔ سوائے اس کے کہ خوراک انسانی ہمدردی کے ناطے بھیجی جائے۔ اور اس کی نگرانی عالمی ایجنسیاں کریں۔ کہتے ہیں کہ عراق کی طرف سے دیا گیا تار مختصر تھا۔ اور اس میں صرف دواؤں اور خوراک کی کمی کا ذکر تھا۔

نائیجیریا میں

خاندانی منصوبہ بندی

نائیجیریا میں اسوقت شرح پیدائش ۳،۴ فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کی بہت اونچی شرح والے ملکوں کے ساتھ ملتی ہے۔ اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس شرح کو ۲ فیصد تک لایا جائے اور اس سلسلے میں مہم سال ۲۰۲۵ء تک جاری رکھی جائے گی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے صحت کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دی جائیگی اور خاندانی منصوبہ بندی پر بھی عمل کیا جائیگا۔ خیال یہ ہے کہ اگر شرح پیدائش کم نہ کی گئی تو ۲۰۲۵ء میں ۱۱۶ ملین سے بڑھ کر آبادی ۳۰۱ ملین ہو جائیگی۔ اور اگر ایسا ہوا تو اقتصادی اور سماجی مسائل ملک کو اس بری طرح گھیر لیں گے کہ ان سے چھٹکارا مشکل ہو جائیگا۔ اس ملک میں شہروں میں پہلے ہی آبادی بڑھنے کا رجحان پایا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ کرپشن بھی ہے اور تشدد بھی۔ موجودہ شرح پیدائش کو ٹائم بم کہا گیا ہے اور حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ اسے اپنی سکیم میں کامیاب ہونا چاہیئے۔ دراصل اس خیال کی ابتدا اقوام متحدہ کے آبادی کے سلسلے میں فنڈ کی تنظیم کے افغانستے میکڈانلڈ جو لیگوس میں بطور ڈائریکٹر متعین ہیں نے کی ہے۔ اس مہم میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنیکا امکان ہے۔ نائیجیریا کے لوگ زیادہ بچوں کی پیدائش کے قائل ہیں۔ شادی کے لیئے عمر کا کوئی قانونی تعین نہیں ہے۔ عیسائی اور مسلمان دونوں تعداد ازدواج پر عمل کرتے ہیں۔ اس وقت صرف پانچ فیصد لوگ منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہیں۔ کوشش یہ کی جائے گی کہ اس صدی کے آخر تک ۲۰ فیصد لوگ منصوبہ بندی کی سکیم پر باقاعدگی کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیں۔ وزیر صحت آنریبل ریئسم کوتی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہر عورت زیادہ سے زیادہ تین بچے پیدا کرے اس وقت اوسط سات بچے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ زیادہ بچوں کی پیدائش خاندان پر برا اثر ڈالتی ہے اور اسلیئے چھوٹی عمر ہی سے یہ بات ذہنوں میں بٹھا دینی چاہیئے کہ ملک کی اقتصادی اور سماجی بہتری کے لیے بچوں کی شرح پیدائش کم ہونی چاہیئے۔ اندازہ یہ ہے کہ اس پروگرام پر جو اب ترتیب دیا گیا ہے ۱½ کروڑ ڈالر خرچ آئیں گے اور اس کے لیے ورلڈ بینک سے قرضہ بھی لینا پڑے گا۔ یو۔ این۔ ایف۔ ای۔ اے یعنی آبادی کو کم کرنے کے لیئے فنڈ اکٹھا کرنے والی تنظیم پہلے ہی اس سلسلے میں خاصا کام کر رہی ہے۔ ورلڈ بینک نے جب اس سلسلے میں اندازے لگائے تو انہوں نے بتایا کہ اس پروگرام پر ۸۰ کروڑ ڈالر خرچ ہونے کا امکان ہے۔ اس میں حصول کامیابی کیلئے وزیر صحت اس بات کی طرف بھی توجہ دے رہے ہیں کہ شادی کرنیکی عمر کی تعین کر دی جائے اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص جائز یا ناجائز طور پر میاں بیوی کے طور پر زندگی بسر کرے تو انہیں جیل بھیج دینا چاہیئے۔ نائیجیریا کی فوجی حکومت صحت کے ابتدائی امور کے متعلق دیہات کو خاص طور پر زیر نظر رکھتی ہے۔ نائیجیریا میں ۴۰ فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں اگرچہ حکومت کہتی تو یہ ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہے لیکن یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ تسلسل کے ساتھ یہ بات کہتے چلے جانے سے منصوبہ بندی کا پروگرام کس طرح اور کس حد تک کامیاب ہو سکے گا۔ حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ اس منصوبہ بندی کا ایک ذریعہ مردوں اور عورتوں کی تعلیم بھی ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر مردوں کو اس سلسلے میں تعلیم دی جانی چاہیئے کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ وہ منصوبہ بندی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور بعض علاقوں میں تو اپنی بیویوں کو فیملی پلاننگ کے لیئے کسی کلینک میں جانے سے روکتے ہیں۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ مذہب سے وابستہ لوگ اس پروگرام کی مخالفت کریں گے۔ نائیجیریا میں مسلمان اور عیسائی تقریباً برابر برابر ہیں۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ منظم ہو کر کوئی مذہبی گروہ خاندانی منصوبہ بندی کی مخالفت نہیں کر رہا۔ اس پروگرام میں نائیجیریا کو دلچسپی لیتے ہوئے کچھ عرصہ بھی نہیں ہوا۔ سب سے پہلے موجودہ فوجی صدر جنرل ابراہیم بابن گنڈا نے ۱۹۸۶ء میں اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس سے پہلے مذہبی حلقے خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق بات کرنے کے بھی روادار نہیں تھے۔ وزیر صحت کہتے ہیں کہ ہمارے دیہات میں عورتیں پانی بھرتی ہیں بچے اٹھائے پھرتی ہیں۔ اور کھانا پکاتی ہیں جبکہ انکے خاوند ادھر ادھر بیٹھ کر گپیں مار کر وقت گذارتے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ ہم اس صورتحال کو بالکل بدل دینا چاہتے ہیں۔

عراق کا عزم

سپین کے اخبار المنڈو EL MUNDO میں ایک مضمون میں الفونسو روجو ALFONSO ROJO نے بتایا ہے کہ عراقی پارلیمنٹ نے گذشتہ روز اپنے جہاز کے کپتانوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر امریکہ کی اتحادی قوتوں پر حملہ کریں۔ یہ حملہ ایسا ہونا چاہیئے جسے خودکشی کے مترادف بھی کہا جا سکتا ہے۔ مضمون تو الفونسو روجو نے لکھا ہے۔ لیکن عراقی حکام نے اسے سنسر کیا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اس میں کہی گئی بات عراقی پارلیمنٹ کے فیصلے کیمطابق ہے۔ روجو نے اس خیال کا بھی اظہار کیا

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم

شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں:

"مصعب کے قتل اور عراق پر عبدالملک کے قبضہ کے بعد حضرت عبداللہؓ ابن زبیر کی مالی اور فوجی قوت کمزور ہو گئی اور عبدالملک کے لئے ان کا زیر کر لینا بہت آسان ہو گیا چنانچہ ۷۱ھ میں اس نے حجاج بن یوسف ثقفی کو ایک فوج گراں کے ساتھ ابن زبیرؓ کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ وہ حرم میں قلعہ بند تھے حجاج نے مکہ کا محاصرہ کر کے سنگباری شروع کر دی۔ کئی مہینہ تک محاصرہ قائم رہا اور بڑی شدت کی سنگباری ہوتی رہی جس سے خانہ کعبہ کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

ابن زبیرؓ بڑی شجاعت اور استقلال کے ساتھ مدافعت کرتے رہے لیکن ان کی امداد کے تمام ذرائع بند ہو چکے تھے۔ باہر سے کسی قسم کی مدد نہیں پہنچ سکتی تھی اور کوئی مدد پہنچانے والا بھی باقی نہ رہ گیا تھا۔ اسی لئے کچھ دنوں میں ان کا سامانِ رسد بالکل ختم ہو گیا اور مکہ میں نہایت سخت قحط پڑ گیا۔ ہر چیز سونے کے بھاؤ بکنے لگی۔ محصورین کو گھوڑے ذبح کر کے کھانے کی نوبت آ گئی۔ ان حالات سے گھبرا کر ابن زبیرؓ کے دس ہزار آدمی حجاج کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے لیکن ابن زبیرؓ کے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اس حالت میں بھی برابر لڑتے رہے آخر میں ان کے لڑکوں تک نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔

عبدالملک ابن زبیرؓ کے ساتھ رعایت کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مقابلہ جاری رکھنے کی کوئی صورت باقی نہیں ہے تو اپنی ماں حضرت اسماءؓ کی خدمت میں جا کر عرض کیا "اماں میرے تمام ساتھی ایک ایک کر کے مجھ سے الگ ہو گئے ہیں۔ میرے لڑکوں تک نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے جو چند جاں نثار باقی رہ گئے ہیں ان میں مقابلہ کی تاب نہیں ہے۔ ہمارا دشمن ہمارے ساتھ رعایت کرنے کے لئے آمادہ ہے ایسی حالت میں آپ کیا فرماتی ہیں۔" اس سوال پر صدیق اکبرؓ کی بیٹی نے آمادہ بقتل بیٹے کو جو جواب دیا اس پر عورتوں کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی فرمایا "بیٹا تم کو اپنی حالت کا اندازہ خود ہو گا۔ اگر تم حق پر ہو اور حق کے لئے لڑتے ہو تو اب بھی اس کے لئے لڑو کہ تمہارے بہت سے ساتھیوں نے اس کے لئے جان دی ہے اور اگر دنیا طلبی کے لئے لڑتے تھے تو تم سے بُرا کون خدا کا بندہ ہو گا کہ خود کو ہلاکت میں ڈالا اور اپنے ساتھ کتنوں کو ہلاک کیا۔ اگر یہ عذر ہے کہ حق پر ہو لیکن اپنے مددگاروں کی وجہ سے مجبور ہو گئے تو یاد رکھو شریفوں اور دینداروں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ تم کو کب تک دنیا میں رہنا ہے۔ جاؤ حق پر جان دینا دنیا کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔" یہ جواب سن کر ابن زبیرؓ نے کہا۔ اماں مجھے خوف ہے کہ میرے قتل کے بعد بنی امیہ میری لاش کو مثلہ کر کے سولی پر لٹکائیں گے۔ بہادر ماں نے جواب دیا۔ "بیٹا ذبح ہو جانے کے بعد بکری کو کھال کھینچنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ جاؤ خدا سے مدد مانگ کر اپنا کام پورا کرو۔"

اس کے بعد ابن زبیرؓ نے اپنی صفائی پیش کی۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا "میں ہر حالت میں صبر و شکر سے کام لوں گی۔ اگر تم مجھ سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تو صبر سے کام لوں گی اور اگر کامیاب ہوئے تو تمہاری کامیابی پر خوش ہوں گی۔" پھر بیٹے کو دعائیں دیں اور گلے لگا کر رخصت کیا کہ جاؤ اپنا کام پورا کرو۔"

ماں سے رخصت ہو کر وہ سیدھے رزمگاہ پہنچے اور بڑی شجاعت و بہادری کے ساتھ لڑے۔ ان کے صف شکن حملوں کو دیکھ کر شامیوں نے پورا زور صرف کر دیا اور بڑھتے ہوئے خانہ کعبہ کے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ ابن زبیرؓ کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی رہ گئے۔ وہ شامیوں کے ریلے کی تاب نہ لا سکے لیکن ابن زبیرؓ نے منہ نہ موڑا اور اسی بہادری کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ یہ واقعہ جمادی الثانی ۷۳ھ میں پیش آیا۔ ابن زبیرؓ کا خطرہ بالکل صحیح نکلا۔ حجاج نے لاش سولی پر لٹکائی۔ کئی دن کے بعد حضرت اسماءؓ کا ادھر سے گذر ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔ ابھی یہ شہسوار سواری سے نہیں اترا۔

عبدالملک کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے حجاج کو لکھ کر لاش واپس دلوائی اور قریش کا یہ نامور فرزند حجون میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قتل ہونے کے وقت ۷۲ سال کی عمر تھی۔ مدتِ خلافت ۷ برس۔

(تاریخ اسلام حصہ دوم صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۵)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

ہے کہ اگر عراق کے جنگی جہازوں نے اتحادیوں کے دفاع کی لائن کو توڑ کر امریکہ کے ایئر کرافٹ کیریر پر حملہ کر دیا تو امریکہ کے پریذیڈنٹ بش کے لئے یہ بات نہایت خطرناک ہو گی۔ ہر ایئر کرافٹ کیریر پر ۲۰۰۰ عملہ موجود ہے۔ روجو ایسا واحد مغربی صحافی ہے جو ابھی تک بغداد میں قیام پذیر ہے۔ البتہ اسکے علاوہ امریکہ کی کیبل نیوز نٹ ورک کا ایک صحافی پیٹر آرنٹ بھی موجود ہے۔

روجو نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ عراقی اس بات سے غافل نہیں ہیں۔ کہ اسرائیل اپنے ملک پر میزائل گرتے دیکھ کر انتقامی حملہ کرے گا۔ گذشتہ روز شام نے کہا کہ عالمی دباؤ اسرائیل کو انتقامی حملہ کرنے سے اسلئے بھی روک سکتا ہے کہ اگر اس نے حملہ کیا تو وہ باقاعدہ خلیج کی جنگ میں ملوث ہو جائے گا۔ شامی حکام نے اس خیال کا اظہار کیا کہ انہیں یقین ہے کہ اگر اسرائیل پر عالمی دباؤ ڈالا جائے تو وہ عراق پر حملہ کرنے سے باز رہے گا۔ یہ بات شام کے وزیر اطلاعات محمد سلمان نے صحافیوں کو بتائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شام اسرائیل کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے گا کہ وہ انکے ہوائی حدود کو کسی انتقامی حملے کیلئے استعمال کرے۔ شام کی ہوائی حدود آزادانہ طور پر استعمال نہیں کی جا سکتیں اور اگر کسی طرف سے شامی ہوائی حدود کی خلاف ورزی کی جائے تو وہ آسانی سے اسکا جواب دے سکتا ہے۔ اگرچہ اسرائیل کے حکام نے کئی دفعہ اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وہ حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی وہ دبی زبان سے یہ بھی کہتے چلے جا رہے ہیں کہ آخر کب تک ہم عراق کے تل ابیب اور دوسرے شہروں پر حملہ کرنے کے جواب کو روکے رکھیں جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اسکے لئے بالکل تیار ہیں۔ کہ کسی وقت بھی عراق پر حملہ کر دیں اور اسطرح موجودہ جنگ میں ملوث ہو جائیں۔ لیکن اگر ایسا ہوا تو مبصرین کے خیال میں یہ عالمی جنگ کی ابتداء ہو گی اور پھر کسی طرح بھی دیگر ممالک کو اس جنگ میں ملوث ہونے سے روکا نہیں جا سکے گا۔ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے گذشتہ روز اس بات کی سختی سے تردید کی کہ وہ خلیج کی جنگ میں عراق کی طرف سے حصہ لیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا عراق کی طرف سے جنگ لڑنا خودکشی کے مترادف ہو گا۔ وہ جمعہ کی نماز کے موقع پر حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے اپنی حکومت کی اس پالیسی کا دفاع کیا کہ وہ اس جنگ میں کسی طرح بھی ملوث نہیں ہونگے نہ وہ عراق کے خلاف جنگ میں حصہ لیں گے نہ عراق کی طرف سے ہو کر اتحادیوں سے لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عراق کو خلیج فارس میں داخلے کے لئے اپنا خون پیش پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی طرح امریکہ کو بھی اس جنگ کے جیتنے کے لئے وہ کسی صورت اپنا خون نہیں دیں گے۔ ایران کے اندر وہ لوگ جنہیں سختی سے اسلامی پالیسیوں پر کاربند کہا جاتا ہے۔ حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ وہ عراق کی حمایت کریں۔ لیکن صدر رفسنجانی نے ان کے جواب میں واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ایران خودکشی کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ عراق کو خلیج تک پہنچنے کے لئے راستہ مل جائے تو یہ اس علاقے کے لئے خطرناک ثابت ہو گا۔ جہاں تک امن کا تعلق ہے ایران کے صدر نے کہا کہ وہ جلد ہی ایک ایسی تجویز پیش کریں گے جس سے امن کا قیام ممکن ہو سکے لیکن اس امن تجویز کے باوجود وہ اپنی فوجوں کو تیار رکھ رہے ہیں۔ تاکہ اگر جنگ میں ملوث ہونا ناگزیر ہو جائے تو وہ غفلت کی حالت میں نہ پکڑے جائیں۔ ایران کی نیوز ایجنسی ارنا (IRNA) نے باوثوق ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے سپیکر مہدی اردلی عنقریب ایک تجویز پیش کریں گے جس کا مطلب خلیج میں امن کا قیام ہو گا۔ اگرچہ اس تجویز کے متعلق مزید کچھ نہیں بتایا گیا۔

گذشتہ روز شام نے بھی کہا تھا کہ وہ اس جنگ کو فوری طور پر ختم کرنا چاہتا ہے۔ اب ایران نے بھی اس بیان کی حمایت کی ہے ان دونوں کے خیال میں یہ جنگ اسلام کے دشمنوں اور خاص طور پر اسرائیل کے لئے خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اسلامی مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ صدر رفسنجانی نے شام کے نائب صدر عبدالحلیم خدام سے تہران میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ایران اور شام اس بات کو اپنی ذمہ داری قرار دیتے ہیں کہ اس جنگ کو ختم کیا جائے۔ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ علی خامنائی نے واشنگٹن پر الزام لگایا ہے کہ وہ عراقی شہروں پر بم گرا کر ایک نہایت خطرناک جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بش ایک قاتل ہے اور ایک مجرم۔ اسلئے کہ انہوں نے عراق کے معصوم لوگوں کو ہلاکت کے منہ میں ڈالا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی آیت اللہ خامنائی نے بغداد کی حکومت کو بھی اچھی طرح رگیدا۔ وہ جانتے ہیں کہ اس حکومت نے ایران کے ساتھ بھی آٹھ سال تک جنگ لڑی ہے۔ ان کے خیال میں موجودہ جنگ کا باعث عراق کا رویہ ہے۔ اور عراق نے یہ جنگ محض اپنی خواہشات کی تکمیل

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالکریم

محترم حافظ غلام محمد صاحب

میں ایک ایسی بزرگ ہستی کا ذکر خیر کرنے لگا ہوں جن کی وجہ سے ہمارے گاؤں دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں احمدیت پھیلی۔ وہ بزرگ ہستی حافظ غلام محمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو۔ آپ حافظ غلام رسول وزیرآبادی کے بھائی ہیں۔ دھیر کے کلاں سے مغرب کی جانب قصبہ شادیوال ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔

حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شادیوال میں انگریزوں نے ایک مشن قائم کیا جس میں سولہ عورتیں جن کو حافظ صاحب میم بولتے تھے عیسائیت کی تبلیغ کے لئے رکھی گئی تھیں۔ روزانہ مشن سے چار مشرق کی طرف چار مغرب کی طرف چار جنوب کی طرف چار شمال کی طرف تبلیغ کے لئے روانہ ہو جاتی تھیں۔ وہ ہم سے ایسے سوال کرتیں اور ہمارے اعتقادات پر اس قسم کے اعتراضات کرتیں جن کا ہم سے کوئی جواب نہ بن پڑتا۔ میموں کو جواب نہ ملنے کی وجہ سے میں بہت پریشان ہو گیا۔ آخر ایک رات خدا تعالیٰ کے آگے بہت رویا۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ نماز تہجد کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشفی نظارہ دکھایا جس سے دل کو بہت اطمینان ہوا۔

حافظ صاحب بتایا کرتے تھے کہ قریباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ میں صبح بغیر کسی کو بتلائے وزیرآباد چلا گیا اور اپنے بھائی غلام رسول سے ملاقات کی انہوں نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک مقدمہ کے سلسلہ میں قادیان جاتے ہوئے یہاں سے تین دن بعد گزریں گے۔ میں نے کہا کہ میں پھر تین دن یہیں رہوں گا۔ جس وقت گاڑی آنی تھی۔ میں صبح ہی بھائی کے پیچھے پڑ گیا چلو اسٹیشن پر چلیں مگر ان کے پاس گھڑی تھی بار بار دیکھتے تھے اور فرماتے تھے۔ ایک گھنٹہ پہلے چلیں گے بہت وقت ہے مگر مجھے سخت بے چینی تھی جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو اتنی خلقت تھی کہ جس پلیٹ فارم پر گاڑی آنی تھی ادھر کوئی آدمی جا ہی نہیں سکتا تھا دوسرے سیالکوٹ والے پلیٹ فارم پر ہمیں جگہ ملی مگر جگہ ایسی تھی کہ گیٹ سے گزر کر دوسرے پلیٹ فارم پر جا سکتے تھے تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا شروع کر دی یا اللہ! حضور کا ڈبہ عین میرے سامنے آکر کھڑا ہو۔ آخر خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا جب گاڑی آئی تو وہ ڈبہ عین میرے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دروازے میں کھڑے تھے۔ چہرہ پر جب نظر پڑی تو جتنی طاقت مجھ میں تھی۔ اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر خلقت کو پیچھے دھکیلتا جاتا تھا اور ساتھ حافظ غلام رسول بھی میرے ساتھ وہاں پہنچ گئے میرے خیال میں اس طرح میں گیا جیسے بجلی گرتی ہے اور جاتے ہی حضور کو جھپا تار لیا اور عرض کی حضور! میں گاؤں کا رہنے والا ہوں میری بیعت لے لیں اور میرے لئے بہت دعا کریں۔ حضور نے فرمایا آپ کی بیعت منظور ہے اور پھر میں نے عیسائی میموں کا ذکر کیا کہ وہ بہت تنگ کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری کتابیں منگوا کر پڑھیں آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا یہاں پر اتنا وقت نہیں ہے۔ پھر میں بار بار عرض کرتا تھا میں گاؤں کا رہنے والا ہوں میرے لئے حضور بہت دعا کریں۔ آپ نے فرمایا آپ کے لئے بہت دعا کروں گا آپ فکر نہ کریں۔ ساتھ ہی میرے بھائی حافظ غلام رسول صاحب نے کہا کہ میری بھی بیعت لے لیں۔ آپ نے فرمایا آپ کی بھی بیعت منظور ہے۔ آخر گاڑی چلی گئی تو میں اسٹیشن سے باہر آکر بھائی صاحب سے رخصت ہو کر شام کو اپنے گاؤں آگیا۔

حافظ صاحب نے بتایا کہ جب میں پہنچا تو قریباً چودہ، پندرہ آدمی جمع ہو گئے۔ ان میں چوہدری رحمت خان سابق امام بیت لندن کے والد صاحب، چوہدری خوشی محمد اور ان کے بھائی علی محمد بھی شامل تھے۔ میں نے ان سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس لئے میں وزیرآباد گیا تھا۔ سب سے پہلے چوہدری خوشی محمد صاحب جن کو لوگ منشی جی کہتے تھے وہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میری بھی بیعت لکھ لیں ان کا کہنا تھا کہ باقی تیرہ چودہ آدمی جو تھے سب نے کھڑے ہو کر اقرار کیا کہ ہم احمدی ہوتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کی اولادیں ان کی بیویاں حافظ صاحب کے سمجھانے سے جماعت میں داخل ہوتے گئے۔ آہستہ آہستہ کافی تعداد ہو گئی۔

خدا تعالیٰ حافظ صاحب پر رحمتیں نازل فرمائے میرے دادا جان پیر بخش پہلے دن کی بیعت میں شامل تھے۔ میرے دادا کے چھ بیٹے تھے۔ جن میں بعد میں میری والدہ اور والد صاحب نے حافظ صاحب کے کہنے پر بیعت کر لی یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہوا۔ بچپن میں حافظ صاحب کا میرے ساتھ بہت پیار تھا۔ جب میں چوتھی جماعت میں داخل ہوا تو حافظ صاحب نے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کو کہا۔ والدہ مجھے پہلے قرآن پڑھنے بھیج دیتیں پھر سکول چلا جاتا۔ چوتھی جماعت ختم ہونے تک قرآن شریف بھی ختم کر لیا۔ اور ساتھ نمازوں کی بھی پابندی حافظ صاحب نے شروع کروا دی۔ تقریباً چالیس لڑکے لڑکیاں حافظ صاحب سے قرآن پڑھتے تھے۔ حافظ صاحب کی وفات ۱۹۴۴ء میں ہوئی جس کا جماعت کو بہت صدمہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ صاحب نے وصیت کی ہوئی تھی اس کے مطابق آپ قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور دنیا کو اپنی تعلیم سے فائدہ پہنچانے کی توفیق عطا کرے

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی تقریر کا تسلسل ۔

شدید تکلیفیں

ادھر اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور زیادہ تکلیفیں دینی شروع کیں اور آخر آپؐ کے چچا کو جو مکہ کے بڑے رئیس تھے۔ اور ان کی وجہ سے لوگ آپؐ کو زیادہ دکھ دینے سے ڈرتے تھے کہا کہ آپ کسی اور رئیس کا لڑکا اپنا لڑکا بنا لیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے کر دیں۔ تاکہ ہم اس کو سزا دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عجیب درخواست ہے تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لڑکے کو لے کر اپنا مال اس کے حوالے کر دوں اور اپنے لڑکے کو تمہارے حوالے کر دوں کہ تم اسے دکھ دے کر مار دو۔ کیا کوئی جانور بھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے بچے کو مارے اور دوسرے کے لڑکے کو پیار کرے جب اہل مکہ ناامید ہوئے تو انہوں نے درخواست کی کہ اچھا آپ اپنے بھتیجے کو یہ سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر اتنا زور نہ دیا کرے اور یہ نہ کہا کرے کہ بتوں کی پرستش جائز نہیں۔ اور جو چاہے کہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے چچا نے بلا کر کہا کہ مکہ کے رؤسا ایسا کہتے ہیں۔ کیا آپ ان کو خوش نہیں کر سکتے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ آپ کے مجھ پر بہت احسان ہیں مگر میں آپ کے لئے خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ کو لوگوں کی مخالفت کا خوف ہے تو آپ مجھ سے الگ ہو جائیں مگر میں اس صداقت کو جو خدا سے مجھے ملی ہے ضرور پیش کروں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی قوم کو جہالت میں مبتلا دیکھوں اور خاموش بیٹھا رہوں۔ جب اہل مکہ کو اس سے بھی ناامیدی ہوئی تو انہوں نے ایک رئیس کو اپنے میں سے چنا اور اس کی معرفت آپؐ کو کہلا بھیجا کہ آپؐ یہ بتائیں کہ ملک میں آپؐ نے یہ فساد کیوں مچا دیا ہے۔ اگر آپؐ کی یہ غرض ہے کہ آپؐ کو عزت مل جائے۔ تو ہم سب شہر میں سے آپؐ کو معزز قرار دے دیتے ہیں اگر مال کی خواہش ہے تو ہم سب شہر کے لوگ اپنے مالوں کا ایک ایک حصہ الگ کر کے دے دیتے ہیں۔ جس سے آپؐ سارے شہر سے زیادہ امیر ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کی خواہش ہے تو ہم آپؐ کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر شادی کی خواہش ہے تو جس عورت سے آپؐ چاہیں آپؐ کی شادی کرا دی جائے گی۔ مگر آپؐ خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دیں۔ جس وقت وفد نے یہ پیغام آپؐ کو آکر دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو! اگر سورج کو میرے ایک طرف اور چاند کو میرے دوسری طرف لا کر کھڑا کر دو یعنی یہ دنیا کا مال تو کیا ہے۔ اگر چاند اور سورج کو بھی میرے قبضے میں دے دو تب بھی میں اس تعلیم کو نہ چھوڑوں گا۔

عزیز عبدالمالک طاہر نے لکھا ہے۔

خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ میں الفضل بہت پسند کرتا ہوں خاص طور پر بچوں کا کالم میں ابھی چھوٹا ہوں۔ خود تو پڑھ نہیں سکتا لیکن جب میری باجی اونچی آواز میں پڑھتی ہے تو غور سے سنتا ہوں۔ یہ خط بھی باجی سے لکھوا رہا ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ جو بچے امتحان سالانہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۸۸۷ میں محمد حاذق رفیق طاہر ولد محمد عاشق صاحب قوم راجپوت پیشہ اسیر راہ مولیٰ عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنٹرل جیل راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از برادر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ اشاعت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حاذق رفیق طاہر P1054E محلہ مسلم ہائی سکول راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میاں محمد عاشق وصیت نمبر 7696۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مولانا محمد اسماعیل منیر وصیت نمبر 8248۔

مسل ۲۷۸۸۸ میں فردوس جہاں آرا زوجہ بخت بیدار طارق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲ جناح سٹریٹ چوہان پارک چوہان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰،۰۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) طلائی زیورات ۸ تولہ مالیتی ۲۴۰۰۰/- روپے (۳) لیڈی رسٹ واچ گھڑی دو عدد مالیتی ۱۰۰۰/- روپے (۴) سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فردوس جہاں آرا 5/6-A دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ سفیر احمد قریشی ابن قریشی نذیر احمد 2/16 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ٹھیکیدار مجید احمد ولد چوہدری نواب الدین 11/14 دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل ۲۷۸۸۹ میں امتہ القیوم قدسیہ زوجہ میاں محمد صدیق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۹ دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۰۰۰/- بذمہ خاوند (۲) زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے (۳) نقد پندرہ ہزار روپے ترکہ از والد۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ القیوم قدسیہ ۲۲/۹ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میاں محمد صدیق خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ میاں الیاس احمد وصیت نمبر ۲۵۴۹۶۔

مسل ۲۷۸۹۰ میں منور احمد تمر ولد میاں غلام احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان بر قبہ ۱۰ مرلہ خسرہ ۷۷۶ دارالعلوم شرقی مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۹۰/- روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس از تحریک جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منور احمد تمر کارکن ڈائرکٹ زراعت تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ غلام نبی وصیت نمبر ۱۹۸۸۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۰۸۴۔

مسل ۲۷۸۹۱ میں عاصم محمود ولد خالد محمود قوم بھلی جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸½ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۳/۲۷ کینال پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عاصم محمود ولد خالد محمود مکان نمبر ۴۳ گلی نمبر ۲۷ کینال پارک لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱ احمد لطیف فیضی ۴۳/۲۷ کینال پارک گلبرگ لاہور وصیت نمبر ۲۶۱۰۶۔ گواہ شد نمبر ۲ خالد محمود والد موصی۔

مسل ۲۷۸۹۲ میں رابعہ اختر بنت مختار احمد صاحب قوم سیال سرگانہ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رابعہ اختر بنت مختار احمد باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مختار احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ اعزاز احمد سرگانہ برادر موصیہ۔

مسل ۲۷۸۹۳ میں محمد اشرف ولد ڈاکٹر عبدالکریم پیشہ تجارت، عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) رہائشی مکان مالیتی ۲۱،۰۰۰/- روپے جس کے نصف کا مالک ہوں نصف کی مالکہ اہلیہ ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 280 £ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اشرف ولد ڈاکٹر عبدالکریم لنڈن۔ گواہ شد نمبر ۱ مولانا عطاء المجیب وصیت نمبر ۱۶۴۵۰ گواہ شد نمبر ۱۔ لئیق احمد طاہر وصیت نمبر ۱۷۸۸۱۔

> حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
> "اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کہ یہ لوگ سچ بولتے ہیں۔ میرا ایک عزیز جو فوج میں ملازم تھا۔ اسکا افسر اس پر خفا ہوگیا اور اسکے خلاف گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کردی اور اسکی ملازمت خطرے میں پڑ گئی۔ اس نے شرم کے مارے مجھے اطلاع نہ دی جب مجھے اس معاملے کا علم ہوا تو میں نے اس انگریز سیکرٹری کو کہلا بھیجا کہ اصل میں واقعہ اس طرح ہے۔ میں نے تحقیقات کرلی ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ ناجائز طور پر اس کی مدد کی جائے اگر اسکا قصور ثابت ہوجائے تو بے شک اسے سزا دی جائے لیکن میری تحقیق سے اسکا قصور ثابت نہیں ہوتا۔ آپ مہربانی کرکے اس بالا افسر سے اتنا کہہ دیں کہ وہ فیصلہ کرے تو ماتحتوں کی رائے پر عمل نہ کرے بلکہ خود اس معاملے کی تحقیقات کرے اس نے اسکا وعدہ کیا چنانچہ اس نے جو چٹھی اس محکمے کے ڈائریکٹر کو لکھی اسکی ایک کاپی مجھے خانصاحب منشی برکت علی صاحب نے بھجوائی۔ اس وقت خان صاحب اس محکمہ میں افسر تھے۔ اس چٹھی میں یہ لکھا تھا کہ فلاں افسر کے خلاف رپورٹ ہوئی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے کا آپ خود مسل پڑھ کر فیصلہ کریں ماتحتوں کی رپورٹوں پر فیصلہ نہ کریں۔ آگے اس نے لکھا تھا کہ گو اس کے خلاف ایک انگریز افسر نے شکایت کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے وہ ایسا راست باز ہے کہ جب تک اس نے پوری تحقیق نہ کرلی ہو وہ سفارش نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے میں اس بات کو محکمانہ رپورٹ پر ترجیح دیتا ہوں۔ اب دیکھو جس شخص کی رپورٹ کو وہ رد کررہا تھا وہ انگریز اور اپنے محکمے کا افسر تھا لیکن اسے چونکہ یہ یقین ہوگیا تھا کہ میں واقعہ کی بلا تحقیق تائید نہیں کرسکتا اسلئے اس نے نہایت دیری کے ساتھ لکھ دیا کہ خود رپورٹ کرنیوالا افسر انگریز ہے۔ لیکن جس شخص نے میرے پاس سفارش کی ہے وہ کبھی ایک غلط واقعہ کی تائید نہیں کرسکتا۔ اسلئے اسکی بات درست ہے اور محکمانہ رپورٹ غلط۔ پس سچائی کو اپنا شیوہ بناؤ کیونکہ سچائی دلوں کو موہ لیتی ہے اور دوسرے کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ فروری ۱۹۴۵ء)

اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

بیکار نہ رہیئے — نوٹس داخلہ — ہنر سیکھئے

قائم شدہ ۱۹۷۸ء — منظور شدہ — فون ۵۹۲

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

AFFILIATED WITH PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION — LAHORE

ادارہ ہذا میں الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں ٹیکنیکل بورڈ کے سلیبس کے مطابق مدت ۶ ماہ کے کورسز میں فنی تربیت دی جاتی ہے۔ امتحان ٹیکنیکل بورڈ خود ہی لیتا ہے اور وہی کامیاب طلباء کو سرٹیفکیٹس جاری کرتا ہے۔ داخلہ کیلئے تعلیمی قابلیت مڈل/میٹرک ہے۔ ادارہ کے رزلٹس اکثر سو فیصد ہی ہوتے ہیں۔ جون ۱۹۹۰ء میں منعقد ہونے والے امتحان میں جو لاہور میں ہوا تھا۔ اس میں ادارہ کا ایک طالب علم حفیظ احمد رول نمبر ۵۵۹ الیکٹریشن ٹریڈ کے امتحان میں ۳۵ ۴۰ نمبر حاصل کرکے پنجاب بھر میں اوّل رہا۔ اور دونوں ٹریڈز کا رزلٹ بھی سو فیصد رہا۔ ادارہ کے سربراہ اور انسٹرکٹر پاک فضائیہ سے ریٹائرڈ ہیں۔ آسٹریلیا اور امریکہ میں فنی تربیت حاصل کرچکے ہیں۔ اور کوالیفائیڈ ٹیکنیکل ٹیچر ہیں۔ پاک فضائیہ کے علاوہ ایرانی فضائیہ میں بھی فنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

بیکار نوجوانوں کو ہنر سیکھنا چاہیئے اور ربوہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء کے مطابق منظور شدہ فنی ادارہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پریکٹیکلز تھیوری سمجھا کر کروائے جاتے ہیں۔ لیبارٹریز جدید سامان سے آراستہ ہیں۔

کلاسیں ۲-۲-۹۱ سے شروع ہونگی

خبریں

ملکی خبریں

○ چیف آف آرمی سٹاف نے کہا ہے خلیج کے مسئلہ پر حکومت اور فوج میں کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مقررہ تاریخ پر ریٹائر ہوجائیں گے اور اپنی ملازمت کی مدت میں توسیع نہیں کروائیں گے۔

○ وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وزیراعظم کے دورہ کے بعد اب وفاقی وزراء کے وفود مختلف ممالک کا دورہ کرکے خلیج میں امن کے قیام کے لئے کوششیں کریں گے۔

○ پاکستان کے مختلف علاقوں میں عراق پر امریکی حملہ کی وجہ سے جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ صوبہ سرحد میں ایک طلبہ تنظیم نے امریکی باشندوں کو قتل کرنے اور ان کی گاڑیوں کو تباہ کرنے کی دھمکی دی ہے قبائلیوں نے اعلان کیا ہے کہ جو امریکہ کی حمایت کرے گا۔ اس کے مکان کو نذرِ آتش کردیا جائے گا اور ایک لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

○ پاکستان کی ایک ٹیم نے جس میں بری و بحری فوج کے جوانوں کے علاوہ چند سائنسدان بھی شامل ہیں۔ قطب جنوبی پر ایک تحقیقاتی مرکز قائم کیا ہے۔ جس کا ڈیٹا سیارے کے ذریعہ پاکستان میں موصول ہوا۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

میں اوّل آئیں وہ لکھیں

میں عبدالمالک طاہر ابن ملک عبدالرشید اقرا جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں دوئم کلاس میں ۲۰۰ میں سے ۱۹۸ نمبر لے کر اوّل آیا ہوں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں۔

پلاٹ برائے فروخت

باسط کالونی ربوہ میں دس دس مرلہ کے دو متصل پلاٹ فوری فروخت کیلئے موجود ہیں۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

سرفراز احمد
مکان نمبر ۳۵ — ۲۱۔ ایکڑ سکیم
سمن آباد۔ لاہور۔ — فون ۴۱۷۶۷۹

غیر ملکی خبریں

○ ماسکو میں بتایا گیا ہے کہ روسی قیادت خلیج کے بارہ میں عنقریب اپنے فیصلوں اور تجاویز کا اعلان کرے گی۔

○ اتحادی افواج کے عراق پر بری بحری اور فضائی حملے جاری ہیں۔ اس دوران عراق کے متعدد ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کردی گئیں۔ عراق کی پانچ کشتیاں ڈبونے اور ایک مگ ۲۳۔ طیارے کو گرانے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

○ برطانوی افواج کے کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے عراق کی کیمیائی ہتھیاروں کی اسی فیصد صلاحیت تباہ کردی ہے۔

○ عراقی بری افواج نے دو طرف سے سعودی عرب پر حملہ کیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ عراق نے اپنی کسی بری کارروائی کا ذکر کیا ہے۔

○ بغداد میں بتایا گیا ہے کہ اتحادی افواج کی بمباری سے بغداد میں جنگی قیدی ایک اتحادی پائلٹ ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔

○ صومالیہ میں یونائیٹڈ صومالی کانگریس نے علی مہدی محمد کو ملک کا نیا صدر مقرر کیا ہے۔ معزول صدر سید باریے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ کینیا پہنچ گئے ہیں۔

○ فرانس کے وزیرِ دفاع خلیج کی جنگ کے بارہ میں اپنی حکومت کی پالیسی سے اختلاف کی وجہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف مقامات پر دھماکوں میں نو بھارتی فوجی ہلاک ۱۵ زخمی اور کئی ٹرک تباہ ہوگئے۔

○ بھارتی پنجاب کے ایک گاؤں میں سکھوں نے ۱۲ ہندوؤں کو گولی سے اڑا دیا۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

کے لئے شروع کروائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراقی حکومت اور اسکے عمائدین سے پوچھ گچھ ہونی چاہیئے۔ وہ ان جرائم کے ارتکاب میں مددگار کے طور پر کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید یہ کہا کہ حکام کی بات تو الگ رہی اصل میں تو عراق کی قوم اور عراق کی سرزمین کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ دونوں اس جنگ میں تباہ کئے جارہے ہیں